

## شرک کی وجوہات

مسلمانوں میں شرک کس راہ سے داخل ہوا؟

مسلمانوں میں شرک سیاست و حکومت کی راہ سے داخل ہوا ہے۔ شرک فلسفہ کلام کا محض دینیاتی مسئلہ نہیں بلکہ یہ وہ مسئلہ ہے جس کا امارت اور حکومت کے ساتھ بڑا گہرا تعلق ہے یہ وہ اصل میدان ہے جس میں حق کے ساتھ شرک کا تصادم ہے۔ حق صرف اپنی ہی حاکمیت اور حکومت کا علمبردار ہے وہ کسی دوسرے کی بالائری یا اپنے ساتھ کسی اور کی شرکت ہرگز گوارا نہیں کرتا۔ اس کا مطالبہ ہے کہ بندگی اور اس کے ساتھ اطاعت صرف میرے لئے مخصوص ہو۔ میری بندگی اور اطاعت میں کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرایا جائے جبکہ شرک اسکے اس مطالبہ کو تسلیم نہیں کرتا وہ حکومت اور حاکمیت، اور بندگی و اطاعت میں حصہ دار بننے پر مصر ہے اس بات پر شرک کا اصرار اور حق کا اس سے انکار ہی وہ نقطہ جہاں سے کفر و اسلام کے نزاع شروع ہوتی ہے۔

## ﴿عقیدہ رسالت﴾

قرآن حکیم جس پاکیزہ نظام زندگی کی طرف انسانوں کو دعوت دیتا ہے اُس کی پہلی بنیاد یہ ہے کہ خدائے وحدہ لا شریک کی ہستی اور اُس کی صفات کو اس طرح مانا جائے جس طرح کہ وہ ہے۔ دوسری اہم اعتقادی بنیاد یہ ہے کہ نبوت و رسالت کے پورے سلسلے کو مانا جائے۔

### رسالت کے لغوی معنی:

رسالت کا لفظ ”رسول“ سے نکلا ہے جس کے لغوی معنی پیغام پہنچانے والا یا بھیجا ہوا کے ہیں۔ اس لحاظ سے ”رسالت“ کے معنی ہیں ”پیغام پہنچانا“ پیغامبری اور اللہ کا پیغام پہنچانا۔

### رسول کا اصطلاحی مفہوم:

اسلامی اصطلاح میں جو ہستی خالق سے پیغام لے کر مخلوق تک پہنچانے اُسے رسول یا نبی یا پیغمبر کہا جاتا ہے۔

### نبی کا لغوی مفہوم:

نبی کا لفظ ”نبا“ سے مشتق ہے جس کے معنی ”خبر“ کے ہیں، اسی لئے ”خدائی خبر“ دینے والے کو نبی کہا جاتا ہے۔

### نبی اور رسول میں فرق:

شریعت اسلام میں نبی اور رسول کا لفظ ایک ہی مقصد کے لئے بولے جاتے ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ نبی اور رسول میں فرق ہے۔

رسول: وہ ہوتا ہے جس پر اللہ رب العزت کی طرف سے نئی کتاب نازل ہو اور وہ نئی شریعت لے کر آیا ہو۔  
نبی: وہ ہوتا ہے جو سابقہ شریعت ہی کی تبلیغ کرے اُس پر اپنی کوئی نئی شریعت اور نئی کتاب نازل نہیں ہوتی۔



## رسالت کے بارے میں اسلامی تعلیمات

عقیدہ رسالت سے مقصود یہ ہے کہ ہمارے دل و دماغ کی گہرائیوں میں یہ یقین رچ بس جائے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے وقتاً فوقتاً اپنے بندوں کی ہدایت و رہنمائی کے لئے کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار برگزیدہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام بھیجے ہیں۔ یہ سب سچے تھے اور اپنے اپنے زمانہ کے لئے اسوہ حسنہ بھی تھے۔ یہ سب اس خدمت پر مامور تھے کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ کا پیغام پوری امانت و دیانت کے ساتھ بندوں تک پہنچادیں۔

ہم پر ان سب انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا اکرام و احترام واجب ہے اور ان پر ایمان لانا ہمارے بنیادی عقائد میں داخل ہے۔ انبیاء و رسل میں سب سے پہلے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آخر میں جناب محمد رسول اللہ ﷺ مبعوث ہوئے۔ ہمارے لئے یہ ایمان لانا بھی از بس ضروری ہے کہ پہلے پیغمبروں کا دور اب ختم ہو چکا اب قیامت تک کے لئے دنیائے انسانیت کے واجب الاطاعت راہبر و رہنما صرف اور صرف ہمارے آقا و سردار جناب محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ پچھلے پیغمبروں کی محکم تعلیمات کا مستند اور قابل اعتماد مجموعہ اب آپ ﷺ ہی کی تعلیم اور آپ ﷺ کی لائی ہوئی کتاب مبین ہے۔ اس لئے اب:

۱۔ آپ کی اتباع سارے پیغمبروں کی اتباع ہے۔

۲۔ آپ ﷺ کا انکار سارے نبیوں اور رسولوں کا انکار ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے احکامات اپنے رسولوں پر فرشتوں کے ذریعہ نازل فرماتا ہے۔ جس کو وحی کا نام دیا جاتا ہے معلوم ہوا کہ مذہب میں وحی کو بہت اعلیٰ مقام حاصل ہے۔ لہذا ضروری ہے کہ یہاں پر وحی کے بارے میں تفصیل بیان کی جائے۔

### وحی کے لغوی معنی:

وحی کا لغوی معنی اشارہ کرنا یا چپکے سے دل میں بات کے ڈال دینے کے ہیں۔ الہام کرنا خواب کے ذریعہ سے احکام دینا۔

### وحی کا اصطلاحی مفہوم:

اصطلاح شریعت میں اس سے مراد اللہ سبحانہ تعالیٰ کا وہ پیغام ہے جو اس نے خود اپنے رسول پر نازل فرمایا:

۱۔ کسی فرشتے کے ذریعے۔

۲۔ یا براہ راست اس کے دل میں ڈال کر

۳۔ یا کسی حجاب اور پردے کے پیچھے سے اُسے سنوا کر۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

”وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَائِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بآذَانِهِ مَا يَشَاءُ“

(اور کسی بشر کا یہ مقام نہیں کہ اللہ سے رو برو بات کرے اس کی بات یا تو وحی کے طور پر ہوتی ہے یا پردے کے

پیچھے یا وہ کسی قاصد کو بھیجتا ہے اور وہ اس کے حکم سے جو کچھ وہ چاہتا ہے وحی کرتا ہے) (الشوریٰ- ۵۱)



## رسالت کی خصوصیات

### ۱۔ انسانیت کاملہ:

انبیاء علیہم السلام کے بارے میں غلو اور افراط میں بہت سی قومیں مبتلا ہوئی ہیں۔ وہ یہ ہے کہ انہوں نے سمجھا کہ نبی انسان نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس کو انسانوں سے بالاتر کسی اور جنس سے ہونا چاہیے اور انسانی ضرورتیں اور انسانیت کے لوازم بھی اس کے ساتھ نہ ہونے چاہیں۔ چنانچہ بہت سی قوموں نے اسی گمراہی کی بنا پر اپنے زمانے کے پیغمبروں کا انکار کیا ہے۔ قرآن کا بیان ہے کہ اللہ کے پیغمبر نوح علیہ السلام کا انکار کرتے ہوئے ان کی قوم نے کہا تھا:-

”قَالُوا إِنَّ أَنْتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا“ (ابراہیم - ۱۰)

انہوں نے کہا تم تو ہماری طرح کے انسان ہو پھر یہ خدا کے رسول کیسے ہو سکتے ہو اور خود قرآن کے لانے والے خدا کے آخری رسول ﷺ کے بارے میں ان کے منکرین نے کہا:-

”وَقَالُوا مَالِ هَذَا الرَّسُولِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَنْشِئُ فِي الْأَسْوَاقِ“ (الفرقان - ۷)

(یہ کیسے رسول ہیں کہ کھاتے پیتے ہیں اور (اپنے کاموں سے) بازاروں میں بھی جاتے ہیں)۔

مگر قرآن حکیم نے اس گمراہی کی پوری صراحت و صفائی سے بیخ کنی کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو خطاب کر کے ارشاد فرمایا: ”وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رَجَالًا نُوْحِي إِلَيْهِمْ“ (یوسف: ۱۰۹)

(اور ہم نے آپ ﷺ سے پہلے بھی آدمیوں ہی کو پیغمبر بنا کر بھیجا تھا ہم ان ہی کی طرف اپنے احکام کی وحی کرتے تھے)۔

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام چونکہ وحی و نبوت سے سرفراز ہوتے ہیں۔ اس لئے ہر اعتبار سے عام انسانوں کی نسبت ان کا مقام و مرتبہ بلند و بالا ہوتا ہے اور وہ انسانیت کاملہ کا بہتر نمونہ ہوتے ہیں لیکن یہ حقیقت بہر حال ناقابل تردید ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہ نے ہمیشہ انسانوں کی رہنمائی کے لئے کسی انسان ہی کو رسول بنا کر بھیجا ہے کسی فرشتے یا جن کو نہیں۔ جناب رسول اللہ ﷺ کو بار بار حکم دیا گیا کہ اپنے بارے میں صاف صاف ان لوگوں سے کہہ دیجئے کہ:-

”كُلُّنَا إِنَّا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ يُوحِي إِلَيْنَا اللَّهُ وَاحِدٌ“ (الکہف - ۱۱۰)

(میں تو بس تمہاری ہی طرح ایک انسان ہوں) (البتہ) میری طرف وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود (وہی) ایک معبود ہے) عظیمہ الہی:

منصب رسالت و نبوت وہی ہے کسی نہیں! یعنی اس منصب کو کوئی انسان محض اپنی کاوش و محنت، عمدہ اعمال و اخلاق، یا عبادات و ریاضت کے نتیجے میں حاصل نہیں کر سکتا۔ جیسے کوئی شخص یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ اس کی جسمانی پرورش کے لئے سورج چاند زمین ہوا اور پانی وغیرہ اس کے کسی عمل کے نتیجے میں پیدا کیے گئے ہیں۔ اسی طرح نبوت و رسالت بھی ایک ایسا انعام الہی ہے جو کسی کے عمل کے نتیجے میں نہیں ملتا۔ ارشاد الہی ہے:-



”اللَّهُ أَعْلَمُ حَبِثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ“ (الانعام: ۱۲۴)  
 (اللہ ہی بہتر جانتا ہے منصب رسالت کس کو بخشا جائے)  
 ”ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ“ (الجمعة: ۴)  
 (یہ تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، جسے چاہے عطا کرے)۔

### ۳۔ الہامی تعلیم:

انبیاء علیہما الصلوٰۃ والسلام جو تعلیمات و احکام انسانوں کے سامنے پیش فرماتے ہیں وہ سب الہامی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں۔ پیغمبر چونکہ ”ترجمان الہی“ ہوتے ہیں اس لئے وہ اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے! ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

”وَمَا يَنْطَلِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۖ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ“ (النجم: ۴)

(وہ اپنی خواہش سے کچھ نہیں کہتے وہ تو صرف وہ بات کہتے ہیں جو انہیں وحی کی جاتی ہے)

### ۴۔ عصمت و پاکدامنی:

انبیاء علیہما الصلوٰۃ والسلام معصوم عن الخطا (یعنی گناہوں سے پاک) اور پاک دامن ہوتے ہیں۔ ان کا کردار بے داغ اور اعمال و افعال شیطان کی مداخلت سے محفوظ ہوتے ہیں۔ نبیوں سے دانستہ یا نادانستہ کوئی گناہ سرزد نہیں ہوتا۔

### ۵۔ اطاعت و پیروی:

قرآن مجید کا یہ مطالبہ ہے کہ جتنے پیغمبر بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے۔ جب بھی آئے اور جس ملک اور جس قوم میں آئے سب واجب اطاعت تھے اور ان کے حکموں پر چلنا ان لوگوں پر فرض تھا جن کی طرف وہ بھیجے گئے۔ یعنی انبیاء کرام کی اطاعت و پیروی ضروری ہوتی ہے:-

”وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ“ (النساء: ۶۴)

(ہم نے ہر رسول کو اس لئے بھیجا کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے)۔

### ۶۔ تمام انبیاء کرام پر ایمان:

جو لوگ بلا تفریق اللہ اور اس کے سب رسولوں کو نہ مانیں بلکہ ان میں تفریق کریں۔ یعنی اللہ پر تو ایمان لائیں لیکن اس کے رسولوں کے منکر ہوں یا بعض رسولوں کو مانیں اور بعض کا انکار کریں تو قرآن کہتا ہے کہ:-

”إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيُؤْمِنُونَ أَنَّ يُغْنِيَهُمْ عَمَّا ذُكِّرُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيَقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَنُكْفَرُ بِبَعْضٍ“

(النساء: ۱۵۰)

بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں کا انکار کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان تفریق کریں اور کہتے ہیں ہم بعض پر ایمان لاتے ہیں اور بعض کا انکار کرتے ہیں۔

ان کا یہ جزوی اقرار اور ایمان قطعاً معتبر نہیں، بلکہ جب تک یہ سب کو نہ مانیں اس وقت تک کافر ہیں اس لئے آگے



چل کر اسی سورت میں ارشاد فرمایا:-

”وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَلَمْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ“ (النساء: ۱۵۲)

(جو لوگ اللہ پر اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے اور ان میں فرق نہیں کیا ان کو ان کا اجر دیا جائیگا)

## رسالت محمدی ﷺ اور اس کے امتیازی اوصاف و خصائص:

رسالت محمدی انسانوں کی ہدایت و رہنمائی کے لئے اللہ کا آخری پیغام ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر دور میں ہر قوم کی طرف نبی اور رسول بھیجتا رہا۔ ”وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ“ (الرعد: ۷)۔ (ہر قوم کے لئے راہنما بھیجا گیا)

ان تمام انبیاء و رسل کا دائرہ کار اپنے اپنے علاقے قوم اور وقت تک محدود تھا جیسا کہ آپ کو معلوم ہے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام صرف بنی اسرائیل ہی کو پیغام ہدایت دیتے تھے لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد تقریباً پونے چھ سو سال گزر چکے تھے۔ ان کی تعلیمات کو لوگوں نے یا تو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے کم کر دیا تھا یا ان میں دیدہ دلیری سے ایسی شرمناک ترامیم یا تحریفیں کر دی تھیں کہ ان تعلیمات و احکام کا سارا حلیہ ہی بگاڑ کر رکھ دیا تھا۔ عقائد میں زبردست گڑبڑ کر دی گئی حتیٰ کہ شرک و جہالت کے اندھیرے چار سو چھا گئے۔ عقائد کے ساتھ ساتھ عملی بگاڑ بھی انتہا کو پہنچا ہوا تھا۔ لڑائی جھگڑے، قتل و غارت، لوٹ مار، شراب نوشی، بدکاری، جوا بازی، حرام خوری بچیوں کو زندہ درگور کرنا، الغرض کوئی ایسا بگاڑ اور کوئی ایسی خرابی نہ تھی جو ان میں نہ پائی جاتی ہو۔

ایسے ماحول میں اللہ تعالیٰ شانہ نے اپنے آخری رسول جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو اس وقت کی معروف دنیا کے عین وسط میں عربوں کے اندر مبعوث فرمایا۔ جو جامع تعلیم و ہدایت لے کر آپ تشریف لائے وہ ایسی کامل و مکمل ہے کہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اب یہی کافی و دانی ہے اور ہر قسم کی تحریف و ملاوٹ کے اندیشہ سے اس کی حفاظت کا انتظام بھی کر دیا گیا ہے۔ اس طرح سے نبوت و رسالت کے اس سلسلہ کو جو ابتدائے دنیا سے چلا آ رہا تھا اب رسالت محمدی پر ختم کر دیا گیا ہے اور یہ نبی عربی ﷺ نبی کامل ہونے کے ساتھ ساتھ اس مقدس سلسلے کے خاتم بھی ہیں۔

اسلامی تعلیمات کی رُو سے تمام انبیا ایک ہی جماعت کے ارکان ہیں اور ایک ہی سرچشمہ ہدایت سے فیض یاب ہوتے ہیں اور ایک ہی دین اسلام کی طرف دعوت دیتے ہیں ہمیں بھی یہ حکم ہے کہ:-

”لَا تُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهِ“ (البقرہ ۲۸۵)

(ہم رسولوں کے درمیان کوئی تفریق نہیں کرتے)

لیکن اس یکسانیت کے باوجود حقیقت یہ ہے کہ جو کمالات پہلے انبیاء میں علیحدہ علیحدہ پائے جاتے تھے وہ تمام تر آپ ﷺ کی ذات بابرکات میں پائے جاتے ہیں۔

حسن یوسف دم عیسیٰ یحییٰ بیضا داری  
آنچه خوباں همه دارند تو تنها داری



آپ کے چند امتیازات اور خصوصیات درج ذیل ہیں۔

## ۱ عالمگیری رسالت:

دیگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام خاص قوموں میں خاص زمانوں کے لئے آئے تھے جبکہ حضرت محمد ﷺ تمام دنیائے انسانیت کے لئے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ خود رسول اللہ ﷺ کو مخاطب کر کے فرمایا گیا ہے کہ پوری انسانی دنیا کی راہنمائی اور زندگی کے اچھے بُرے انجام سے خبردار کرنا آپ ﷺ ہی کی ذمہ ہے اور ہم نے اسی واسطے آپ کو بھیجا ہے:

”وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا“ (الہبا ۲۸)

(اور ہم نے آپ کو تمام نسل کے لئے بشیر و نذیر بنا کر بھیجا ہے)

## ۲ پہلے انبیاء کرام کی شریعتوں کی منسوخی:

حضور اقدس ﷺ کے ذریعہ سے ایسی ہدایات اور ایسے ضوابط نازل کئے گئے جو ہر حیثیت سے کامل و مکمل تھے اور کسی تغیر و تبدل کے محتاج نہ تھے۔ چنانچہ آپ کی شریعت کاملہ آجانے کے بعد انبیاء سابقین کی گزشتہ شریعتیں خود بخود منسوخ ہو گئیں۔ تمام انبیاء کرام کی تعلیمات و ہدایت کا نچوڑ آپ کی شریعت میں موجود ہے۔ اس لئے جو بھی کوئی آپ کو چھوڑ کر کسی پہلے نبی کی پیروی کرے گا نہ صرف یہ کہ وہ راہ ہدایت و سلامتی سے اور آپ ﷺ پر نازل شدہ بھلائیوں سے محروم رہے گا بلکہ وہ قطعاً اور یقیناً کافر ہی ہوگا۔

## ۳ اکمال دین اور اتمام نعمت:

حضور اقدس ﷺ کی ذات گرامی پر اللہ کا دین عالی ترقی کی تمام منزلیں طے کر کے تکمیل و اتمام کی آخری حد تک پہنچ چکا ہے۔ اب اس میں مزید کی بیشی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ یہ دین اب صبح قیامت تک آنے والی کل انسانیت کے لئے کفایت کرے گا اس لئے کسی دوسرے دین کی اب ضرورت نہیں رہی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

”الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا“ (المائدہ ۳)

(آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لئے مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت بھی میں نے تم پر پوری کر دی ہے اور اسلام کو میں نے تمہارے لئے بطور دین پسند کر لیا ہے)

## ۴ حفاظت کتاب سنت:

انبیاء سابقین پر نازل ہونے والی کتابوں کی منسوخی چونکہ اللہ تعالیٰ شانہ کے ہاں طے تھی اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت کا کوئی ذمہ نہیں لیا۔ یہی وجہ ہے کہ پہلے انبیاء پر نازل ہونے والی کتابوں کو انسانوں نے اپنی غفلت سے کم اور شرارتوں سے مسخ کر ڈالا۔ اسی لئے آج وہ کتابیں اپنی اصل حالت میں ناپید ہیں۔ قرآن مجید کو چونکہ قیامت تک باقی رہنا تھا اس لئے اس الہامی کتاب کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لی ہے۔ اسی لئے روزِ اوّل سے آج تک اس کا ایک ایک حرف محفوظ ہے۔ ارشاد الہی ہے:-



”إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ“ (الحجر-۹)

(بے شک ہم نے اس ذکر (قرآن) کو نازل کیا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔)

حدیث و سنت چونکہ قرآن پاک کی شرح و تفسیر ہے جو قیامت تک لوگوں کی ہدایت کا سامان ہے۔ اس لئے رب العزت نے حفاظ قرآن کی طرح سنت نبوی کی حفاظت کا انتظام بھی کیا۔ یہی وجہ ہے کہ روئے زمین پر کوئی امت ایسی نہیں ہے جس نے اپنے پیشوا اور مقتدا کی سیرت کا ایک ایک گوشہ پوری صحت و سند کے ساتھ محفوظ کر لیا ہو جبکہ یہ صرف اور صرف اس امت محمدیہ کا امتیاز ہے کہ اس کو اپنے رسول ﷺ کے ایک ایک کلمہ اور ایک ایک ادا اور نقل و حرکت کو کامل صحت اور سند کے ساتھ جمع کرنے کی توفیق بخش دی گئی۔

## ۵۔ جامع اور دائمی تعلیمات:

آپ چونکہ پوری انسانیت کے لئے رہبر کامل بن کر تشریف لائے ہیں۔ اس لئے آپ ﷺ کی تعلیمات قیامت تک لوگوں کی ہدایت کا موجب، ہر دور، اور ہر شعبہ زندگی کے لئے روشنی اور ہدایت کا ذریعہ ہیں۔ قرآن حکیم کو ”هٰدًى لِلنَّاسِ (البقرة-۱۸۵)“ (لوگوں کے لئے ہدایت کہا گیا ہے) اس لئے آپ ﷺ کی تعلیمات میں اس قدر جامعیت اور دوام ہے کہ قیامت تک کے انسان، خواہ کسی بھی قوم اور کسی بھی زمانے سے تعلق رکھتے ہوں ان تعلیمات سے رہبری حاصل کر سکتے ہیں۔

## ۶۔ زندگی کے ہر پہلو پر محیط:

(حضور اقدس ﷺ نے حیات انسانی کے ہر گوشے، ہر شعبے اور ہر پہلو پر مکمل ہدایت اور مبارک مثالی اعمال کے ذریعے ہمیں ہدایت و سلامتی والا سیدھا سچا، روشن اور بہترین راستہ بتایا ہے۔ صرف بتایا ہی نہیں بلکہ خود بنفس نفیس ان پر عمل کر کے اور اپنی مبارک زندگی میں نافذ کر کے دکھایا ہے۔)

بچوں اور حالات کی ناسازگاری کے شکار حضرات کے لئے آمنہ کے لال اور درویش حضرت محمد ﷺ کے بچپن میں تسلی اور اطمینان کا سامان ہے۔ نوجوانوں کے لئے آنحضور ﷺ کی حیا داری اور عفت میں نمونہ عمل ہے جو کنواری لڑکیوں سے بھی زیادہ حیا دار تھے۔ تاجروں کے لئے مکہ معظمہ کے اس تاجر کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے جس کے تجارتی لین دین کی سچائی اور معاملے کی صفائی کا شہرہ ملک شام تک ہے۔ اسی طرح اگر تم حکمران ہو تو سلطان عرب کا حال پڑھو، اگر استاد ہو تو صفحہ کی یونیورسٹی کے معلم اقدس پر نظر کرو۔ اگر طالب علم اور شاگرد ہو تو جبرائیل روح الامین کے سامنے بیٹھنے والے پر نظر ڈالو۔ اگر واعظ و ناصح ہو تو مسجد مدینہ منورہ کے منبر پر کھڑے ہونے والے کی گفتار کو سنو، اگر تم شوہر ہو تو حضرت خدیجہ و عائشہ کے مقدس شوہر کی حیات طیبہ کا مطالعہ کرو۔ مزدور اور محنت کش طبقہ سے تعلق ہے تو مسجد نبوی کے معمار اول کو دیکھئے جنہوں نے ”محنت میں عظمت ہے“ کا عملی پیغام دیا۔ غرض یہ کہ طبقہ انسانی کے ہر طالب اور حق کے متلاشی کے لئے زندگی کے ہر گوشہ میں حضور اکرم ﷺ کی حیات پاک ہدایت کامل کا نمونہ اور فلاح و نجات کا ذریعہ ہے۔

”لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ“ (الاحزاب-۲۱)

(بے شک تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے)



## ۷۔ کامیاب ترین شخصیت:

دنیا کے تمام علماء مؤرخین کو اس حقیقت کا اعتراف کرنا پڑا ہے کہ آپ دنیا کے کامیاب ترین مصلح اعظم تھے چنانچہ انسائیکلو پیڈیا آف برٹانیکا میں لفظ ”قرآن“ کی بحث کے نیچے یہ اعتراف موجود ہے کہ ”دنیا کی تمام مذہبی شخصیتوں میں سب سے زیادہ کامیاب حضرت محمد ﷺ ہیں۔“

## ۸۔ مکمل اور مفصل حالات زندگی:

انبیاء سابقین کے صحیح حالات و واقعات اور ان کی زندگی کے عملی گوشے صحیح اور مستند ذرائع سے ہم تک نہیں پہنچے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے بہت سے پہلو پردہ تاریکی میں ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے بارے میں موجودہ تورات جو کچھ بتاتی ہے وہ ان کی بعثت سے سینکڑوں برس بعد لکھا گیا۔ لیکن ہمارے آقا و سرور جناب رسول اللہ ﷺ ہی دنیائے انسانیت کی وہ واحد شخصیت ہیں جن کی حیات پاک کا ایک ایک لمحہ اور سیرت طیبہ کا ایک ایک گوشہ احاطہ تحریر میں لایا گیا ہے۔

## ۹۔ عطا ئے خیر کثیر حوض کوثر:

آپ ﷺ کا امتیازی نشان ایک یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ کو کوثر عطا فرمائی گئی ہے۔  
”إِنَّا آعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ“ (الکوثر۔ ۱) (ہم نے آپ کو کوثر عطا کی ہے)

مندرجہ ذیل نعمتیں لفظ کوثر کے مفہوم میں داخل ہیں۔

- ۱۔ دنیا و آخرت کی بھلائی۔
- ۲۔ ایسی کامل نبوت، جامع ہدایت اور ریاست عامہ جو پہلے کسی اور کو نہ دی گئی ہو۔
- ۳۔ کثرتِ امت۔
- ۴۔ قرآن مجید۔
- ۵۔ دین اسلام کی بقا و ترقی،
- ۶۔ اخلاقی حمیدہ جس میں آپ ﷺ کا کوئی ثانی نہیں۔
- ۷۔ جنت کا حوض یا ایک عالی شان نہر جس پر آپ ﷺ کی امت پانی پئے گی اُس کے پانی کے برتن آسمان کے ستاروں کی تعداد میں ہوں گے۔ اس کے پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔
- ۸۔ جنت کے درجات عالیہ۔

## ﴿مذاہب عالم میں عقیدہ رسالت﴾

دنیا کے تمام الہامی و غیر الہامی مذاہب میں قریب قریب ہر مذہب میں خدا ترس اور اعلیٰ ہستیوں کا تصور پایا جاتا ہے۔ لیکن مختلف مذاہب میں ان کا تصور افراط و تفریط کا شکار ہو چکا ہے۔ بعض مذاہب مثلاً ہندومت اور یہودیت میں ان کا تصور عام انسانوں سے بھی گرا ہوا ہے۔ جبکہ عیسائیت میں صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے علاوہ باقی انبیاء کرام کے متعلق عقیدہ سخت حقارت اور گستاخی پر مبنی ہے۔ بدھ مت کا تصور رسالت غیر واضح اور غیر معین ہے۔ زرتشت کے ہاں اگرچہ رسولوں کا نام اور تصور موجود ہے لیکن نامکمل اور مبہم ہے۔

عصر حاضر میں اسلام ایک ایسا محفوظ اور مکمل ضابطہ حیات ہے کہ جس میں اس بنیادی عقیدہ اور نظریہ کو توازن